© rasailojaraid.com

شذرات

حال ہی میں گورنروں کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دیہات کی مساجد کے اماموں اور خطیبوں کے لئے ایسے مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ فرائض دینی کی ادائیگی کے علاوہ دیہی زندگی کی اقتصادی و معاشرتی زندگی میں بھی حصہ لیں۔ وہ یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو دیکھیں، کاشت کاروں کو زراعت کی ترقی کے سلسلہ میں مفید مشورے دیں اور اس طرح دیہات میں اُن کا مقام دینی مرشد کا بھی ہو اور معاشرتی رہنما کا بھی۔

ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف نے لاہور کے ائمہ و خطباء کے ایک سیمینار کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ ائمہ و خطباء کو اپنی علمی قابلیت بڑھانے کے ساتھ ساتھ کسی ایسے اقتصادی مشغلے کو بھی اپنانا چاہیئے جس سے ان کی آمدنی بڑھے۔ کیونکہ جب تک ان اصحابِ دین کی معاشی حالت اچھی نہیں ہوگی، معاشرے میں اُن کو عزت و احترام کا وہ مقام حاصل نہیں ہوگا جس کے وہ بحیثیت امام و خطیب مستحق ہیں۔

ساہی وال (سابق منٹگمری) میں بنیادی جمہوریتوں کے ایک کنونشن میں ایک اطلاع کے مطابق علماء نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ متعلقہ وزیر نے اس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام کو چھوٹے چھوٹے جھگڑوں سے بلند ہو کر قوم کے اتحاد و ترقی میں رہنمائی کرنی چاہیئے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کی خدمت جس مؤثر طریقے سے علماء حضرات سرانجام دے سکتے ہیں اور کوئی نہیں دے سکتا۔ وزیر موصوف نے علماء سے درخواست کی کہ وہ دینی فرائض کے ساتھ لوگوں کو آج کی قومی، معاشرتی اور اقتصادی ضروریات سے بھی باخبر کریں۔

غرض آج حکومت کے ہر درجے میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر اس ملک کو ترقی کرنا اور مستحکم ہونا ہے اور قوم کو متحد، مضبوط اور صاحبِ اخلاق ہو کر آگے بڑھنا ہے، تو یہ علماء کرام کے تعاون اور اُن کی عملی شرکت کے بغیر ممکن نہیں۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے محرک اور فعال جذبہ جو اُسے بڑی سے بڑی قربانی دینے پر آمادہ کر سکتا ہے، مذہب کا ہے۔ اگر اس جذبے کی صحیح تربیت ہو۔ اور اس سے ٹھیک کام لیا جائے تو یہ قوم کم سے کم مدت میں بہت کچھ کر سکتی ہے۔

اب اس کے لئے ضرورت ہے کہ اول تو خود علماء اپنے اس منصب کو سمجھیں۔ اس کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے اندر آج کی ضرورتوں کے مطابق اہلیت پیدا کریں۔ اور پھر حکومت اور اہلِ اختیار علماء کرام کا دلی اور مخلصانہ تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

© rasailojaraid.com